منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

تورات بلا توریہ انجیل بتجیل
گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۲۱ | مطبوعۂ ۲۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہاریہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

قبول اسلام

سید جمال علی صاحب واعظ نارنولی کی وعظ کی تاثیر سے ایک انگریز یورپین مسٹر جونی نام مشرف باسلام ہوا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا حق کے اقبال مین اوسنے یہانتک مستعدی ظاہر کی کہ عیال و اطفال تک سے ہاتھہ دہویا۔

دار الفنون اسلامیہ عمومیہ عرب

ملک شام کے ایک نامی گرامی باحوصلہ مسلمان نے اپنی مدت العمر کی محنت کی کمائی سے ساتھہ ہزار سکہ لیرا عثمانیہ جو انگریزی سکہ کے حساب سے ساڑھے پانچ لاکھہ روپیہ کے قریب ہوتے ہین ایک ایسے عالیشان مدرسہ کے لئے علیحدہ کر دیا ہے جو ملک عرب مین قایم ہو اور کل دنیا کے اہل اسلام طلبا کو علوم دین کے ساتھہ ساتھہ دنیا کے فنون جدیدہ کی بھی تعلیم دے اور کل اسلامی دنیا اس سے انوار علوم و فنون مقتبس کرے یقین ہے کہ دنیا کے اہل اسلام اس مدرسہ کے لئے ہمت سے چندہ جمع کرین گے اور سلطان المعظم بھی ساڑھے چار لاکھہ روپیہ کے قریب کے امداد فرماوین گے مدرسہ کا انتظام ایک مجلس شورہ کے متعلق ہوگا اس منتظم کمیٹی کے دو شاخ ہونگے جن مین سے ایک تعلیم دینی اور دوسری تعلیم فنون کا انتظام کریگی دوست ممالک مثل کاشغر۔ ہندوستان چین مصر وغیرہ مین اس مدرسہ کی شاخین ہون گے ہم اوپر حسن سے متفق ہین کہ کل روئے زمین کے باشندے جن کو عربون کے پہلے سے اطلاع ہے صرف ہمدردی ظاہر نہ کرین گے بلکہ از راہ حب انسانی ایسے طبقہ کو جو آج کس مپرسی اور معطلی مین پڑا ہے بڑھانے مین موید ہونگے اور جن کو قابلیت اور عزت حاصل کرنا بقول لارڈ لینسڈون موجودہ گورنر جنرل کے حق موروثی ہے۔

عیسائی مذہب کی اشاعت پر صرف

سنہ ۱۸۸۸ء ہندوستان مین تین ہزار ۴ سو عیسائی پادری تھے جن کے رکھنے کا خرچ ۷ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ ہوا۔ یہ

لوگ ہیں ایک آدمی پیچھے ایک آدمی عیسائی بنا سکا اور
فی عیسائی ۸ پونڈ یا ۲۰۰ روپیہ کو پڑا۔ الخ

دفع اعتراض و تحقیق حقیق جہاد اسلامی

براعداے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین میدان کشیدم از نیام سینہ خود ذوالفقار دل

آتے ہیں قیامت سے روشن تر ہے کہ مبطوح اخبار لندن
افشان (برعکس نہند نام زنگی کافور) جہاد اسلامی
کے عقلی برائیان لکھہ کر ناظرین سادہ لوح کے اپنے
خیال مین گویا مذہب اسلام سے نفرت دلاتا ہے۔
اوسی طرح پادری لوگ عوام الناس بازاری جہلا
کے بہکانے کے غرض سے مسئلہ جہاد کو بتقاریر رنگارنگ
بیان کرکے اپنی دانست مین دین اسلام سے بیزار
کرتے ہین۔
اسلئے لازم ہوا کہ ہم اولاً بدلایل عقلی استحسان
جہاد اسلامی ثابت کرین۔ اور ثانیاً بدلایل الزامی
نفس جہاد کا وجود۔ ہندؤن سے لیکر پارسیون اور
زرتشتون اور یہود یون اور عیسائیون کے مذہب
مین اونہین کے کتابون سے ثابت کر دین۔
فالتہ تاریخ کے رو سے مذہب عیسائی کی پھیل
جرمی کی وجوہ قلم کرین۔ پس قبل بیان کرنے
دلایل عقلیہ مسئلہ جہاد اسلامی کی ہم ایک
مقدمہ لکھتے ہین جس سے حقیقت واقعی جہاد کی
ہماری شریعت سے بے پردہ ہو جاے۔

مقدمہ

شریعت محمدی جن قرآن شریف اور احادیث صحیح
اور تتبع سیر خلفاے راشدین اور باجماع ائمہ دین
متین یہ بات مسلم ہے کہ منکرین تصدیق مصطفوی یا
اون کے کسی حکم متواتر اجماعی الثبوت سے مثلاً نماز
روزہ یا حج و زکواۃ کے انکار کرنے والون کو پہلے
اچھی طرح سے بدفع شبہات بدلایل نقلی و عقلی و
تحقیق الزامی حسب استعداد مخاطب بموعظۂ حسنہ
بلیغ سمجھانا بوجھانا چاہئے۔
بس بعد فہمایش مکرر اگر وہی منکرین اسلام بہدایت
عقل سلیم اور طبع مستقیم تسلیم کرلین اور انکار بیجا سے باز
آئین تو ہمارے بھائی ہین جو ہمارے لئے ہے سو اونکے
لئے۔ اور اگر بموعظۂ بلیغ راہ راست پر نہ آئین تو
بغرض اظہار مغلوبیت حسب تصریح فقہی فی نفر چند
روپئے سالانہ حسب استطاعت جو کتنا ہی بڑا رئیس
ہو۔ تیرہ روپیہ کئے آٹھ سال سے زیادہ نہین موافق
قرارداد صلحنامہ کے بطور جزیہ کے مقرر کر لینا چاہئے
اور جو بے مقدور ہو کر طاقت کسب و عمل نہ رکھتا ہو
اوس سے کچھ نہ لینا چاہئے۔
اور اگر منکرین اسطور پر اپنی مغلوبیت نہ گوارا کرین
تو ان سے کہنا چاہئے کہ اب آمادہ لڑائی کے ہو جاؤ۔
ہم تمسے لڑین گے تم کو لوٹین گے تمہاری جورو بچون کی
بزور چھین لین گے۔
بعد اوس کے ان سے یہان تک لڑے کہ حکومت اسلامی
اونپر مسلط ہو جاے۔ اور سطوت منکرین گم یا دور
ہو جاے۔ خاص تبدیل مذہب کا ہی انتظار نہ کیا
جاوے فقط۔

بس واقعی یہ صورت تردیدی جہاد اسلامی کی ہے اور سوائے اسکے جو کوئی گمراہ کرنے کے غرض سے رنگ آمیز تقریرین چہانتین سب غلط۔

ببہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوشں
من انداز قدت را می شناسم

اب ہم مختصر طور سے اسی جہاد اسلامی کی استحسان نقلی کی وجوہ پیش کرتے ہین لیکن اسکی خوبیون کی نتائج کئے مقدمے قایم کرنے سے بہت آسانی سے سمجھ سکینگی

۱۔ تمام عقلا اور ارباب ملت تسلیم کرتے ہین کہ انسان کو جو دو قوتین (قوت عملیہ اور قوت نظریہ) عنایت ہوی ہین سو قوت عملیہ کی اصلاح اور درستی سے قوت نظریہ کی اصلاح و تہذیب مقدم اور اہم ہے۔ یا یون سمجھو کہ اعمال کی درستی سے عقاید کی درستی مقدم ہے مثلاً زید کتنا ہی سخی کریم حلیم متواضع ہنرور ہو۔ مگر معاذ اللہ حضرت عیسیٰ کو جھوٹا جانتا ہو۔ اور عمر باوجودیکہ بخیل اور درشت طبع اور بے ہنر ہے لیکن با این ہمہ حضرت عیسیٰ کو دل وجان سے سچا اور اپنے تئین بڑے اعمال مین بڑا اور گنہ گار سمجھتا ہے۔

پس عمر و زید سے اچھا ہے یہان تک کہ کسی مقدمہ کی بنا پر دہریہ اور فلاسفہ کے نزدیک بھی دانشمند سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ عقلا و اہل تجربہ کا اتفاق ہے کہ بعض باتون کی سمجھنے مین جو غلطی واقع ہو جاتی ہے وہ کبھی سمجھانے سے نکل ہی جاتی ہے۔

۳۔ یہ بھی باتفاق اہل الرائے صاحبان تجربہ بدیہی اور قطعی ہے کہ دوسرے مذہب کی بات نہ ماننے کا سبب باعث اور سخت مانع اپنے قوم کی سطوت و حکومت و جلالہ ہوتا ہے۔

کہ دوسری صنف کی بات ماننا ایسا ہوتا ہے ننگ و عار سمجھتا ہے۔

اور جب بات سنی ہی نہ جاویگی تو قبول کرنا کیا ہے۔ (۴) یہ بھی اہل تجربہ یقین کرتے ہین کہ منصف ناصح کی بات سنتا اور مخالف اپنے طبع کی تلخی اقوی ذریعہ اور برابھاری سبب متکلم کے غلبہ حجت اور سطوت و حکومت صنفیہ ہے۔

نتیجہ۔ ہرگاہ یہ چار دلون مقدمے عقلاً قابل پذیرائی ہوشمندان منصف مزاج ہین۔

پس جو بات کہ نفس الامر مین بہتر ہے اور اوس کے خلاف کوی شخص نادانی کی راہ سے سمجھ بیٹھا ہو اور وہ بات مخالف اسکے یہان بطور رسوم صنفی اور لوازم قومیت ٹھہر چکی ہے۔

تو جب تک اوس قوم کی سطوت اور وجاہت ذلت کو مغلوب یا مفقود نہ کرین گے۔

تب تک نہ تو وہ اچھے باتون کا بگوش ہوش شنوائی ہوگا اور پذیرائی تو بعد شنوائی کے ہے۔

دیکھو بر بنائے مقدمہ ۳۔ و ۴۔ کے لازم ہوا کہ قوم کی سطوت کو توڑین۔ تاکہ مخالفین وجاہت قومی کی قوی مانع سے مونہ موڑین۔

اور اچھے بات والے کی سطوت اور وجاہت بڑھانا

اور اسکے مخالف کی شوکت وابہت کو گھٹانا . باالبداہت مستحسن بلکہ ضرور ہے .

اب ہٹ دہرمی سے نہین نہین نہ کرو بلکہ گریبان مین مونہ ڈالکر ذرا سوچو . کہ نفس جہاد کا مدار انہین مقدمات چہارگانہ بدیہی الثبوت پر تہرا .

پس اب سوائے اسکے اور کوی اعتراض عقلی نہین ہو سکتا . کہ جس بات کو جہاد والے اچہا سمجہ کر بدرجۂ مجبوری لڑتے ہین وہ بات ہی فی الواقع اچہی نہو

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

منشور محمدی جو اسلامی جہنڈا لیکر نکلا ہے اسی غرض سے کہ اس بات کو بالکل طے کر دے .

بس مباحثہ کی جگہہ یہ نہین ہے . اسکو ہم علیحدہ طے کر دین گے یہان نفس جہاد اسلامی کی استحسان عقلی کا ذکر ہے وہ عناصر اربعہ کی ترکیب سے نکل استحسان ایسا جلوہ گر ہے کہ

بصورت تو دگر کس نیافرید خدا
ترا کشیدہ دو دست از قلم کشید خدا

ہان اگر یہ کہا جاوے کہ فواید مذکورہ جہاد حاصل ہی نہین ہو سکتی بلکہ ممتنع ہے تو کوی برہان عقلی قایم کرنا چاہئے .

اور جب نہین ہے تو اس مسئلہ کی اجرا مین اور نبوت اور رسالت الہیہ مین عقلا کوی منافاۃ نہین . اور وے لوگ جو ممتنعات عقلیہ کی جواز بلکہ وقوع ولزوم کے قائل بلکہ مدار نجات کا اوسپر جانتے ہین .

(معنی واجب الوجود کا ایک شخص ہی ہونا اور تین شخص ہی) ان کو تو تین پانچ کرنے اور دم مارنے کی گنجایش بمقتضاے حیا کہ لازمہ شرفا و نجبا ہے بہت کچہ ہے

تثلیث کے دعوی کا تو ہنگامہ بپا ہے .
ہم کچہ نہین کہتے ہین بہلا تم کہو کیا .

باقی دارد .

راقم
(دہی خادم اسلام (۳۵۶) علی تبلغہا التحیۃ والسلام)

اصول بطلان مذہب عیسائی

(بقیہ)

تمیز نفس نیکی بدی کی شناخت اور بدی سے بچکر نیکی کرنے مین

اس معاملہ مین اگر مذہب عیسائی کے اصول دیکہے جاوین تو سب نبیون کے مذاہب اور بیبل کے ساری کتابین ردی اور فضول معلوم ہوتی ہین کیونکہ عیسائی مذہب مین عام قاعدہ لکہا ہے کہ کوی انسان خواہ نبی ہو خواہ ولی گناہ سے پاک نہین اور کوی نیکی نہین کر سکتا نہ نیکی کے عوض نجات پا سکتا ہے صرف مسیح کے خون سے نجات ہے ہم کہتے ہین کہ اگر کوی گناہ سے بچ نہین سکتا نہ نیکی کر سکتا ہے اور نہ نیکی سے نجات ہے تو ساری بیبل جسکو تم خدا کا کلام کہتے ہین بیفائدہ ہے اوس مین خدا تعالی نے نیکی بدی گناہ ثواب کے واسطے بتلائے احکام اپنے کیون نازل کئے شریعت کے واسطے بہیجی صرف یہی ایک مسئلہ سب انبیا کی معرفت بیان کرتا کہ تم سب کے سب گنہگار رہو اور کسی طرح تمہاری نجات نہین میرا بیٹا اگر مریگا اوس کے خون پر ایمان

ا ؤ گے تو نجات ہوگی

تعجب ہے کہ ایسا بڑا مسئلہ جسپر سارے بیان کی نجات
مدار ہے خدا نے ساری کتاب مین کہین بھی صاف
صاف نہ بتلایا۔ برخلاف اسکے اور احکام اور نیکی
بدی کی تشریح اور گناہون سے بچنے اور نیکی کرنیکی
ہدایت کی۔ پادریون کے بیان اور پولوس کے تحریر
سے پایا جاتا ہے کہ احکام شرعی اور نیکی بدی کا بیان
صرف انسان کے امتحان کو لکھا ہے یعنے جب انسان
یہ جانے کہ مین گنہگار ہون اور مجھہ سے نیکی نہین
ہوسکتی تو طریقہ نجات پر جو کفارہ ہے ایمان لاوے
سو کفارہ کا طریقہ پہلے باطل ہوچکا اوس سے خدا کا
مقصد اور رحم نہین رہتا علاوہ برین اگر خدا کو یہی
بات منظور ہوتی تو سب انبیا کی معرفت سیدھا بیان
کرتا احکام کی تشریح کی کیا ضرورت تھی حالانکہ ساری
بائبل مین صاف صاف اس مسئلہ کا کہین بیان نہین
بلکہ جابجا نیکی کرنے کی تاکید ہے جس سے خدا کی نسبت
دھوکہ دینے کا احتمال ہوتا ہے کہ اصلی مسئلہ کو چھپا کر
اور اور بکھیڑے بتلاتا رہا اور انبیا اور اولیا سے
یہ کام کاموں مین بڑی محنت و مشقت بیفائدہ لیتا
رہا اس مسئلہ نے عیسائیون کو دلیر کردیا وہ سب
سمجھتے ہین کہ انبیا گناہون سے نہین بچ سکتے تو ہم
کیون بچین اسواسطے مذہب مذکور مین نیکی بدی
کی جانچ کی ضرورت باقی رہی جو کچھ کسیکا دل چاہے
کرے کل کو سزا ہوگی اور آسانی بادشاہی کا
وارث ہوگا اور ایمان اور وعظ

سنور محمدی نمبر ۲ جلد ۱۰
۸۱۶

دنیا کی خرابی سب عیسائیون کی شراب کی
تورات اور انبیا کے صحیفون مین جو خمار نشہ
کہلاتے ہین برابر حرام چلے آتے ہین خدا اور رسول
سب مذاہب مین شراب کو برا کہتے ہین چنانچہ
پادری لوگ اور دوسرے عیسائی بھی شراب کو
اب برا کہنے لگ گئے ہین میرواں انجیل اور پولوس
پولوس نے انکو حلال بیان کیا ہے تک آرکے تمام ملک
یورپ مین کوئی گھر نہ ہوگا جسمین شراب کے گودام
اور گوشت خنزیر کے ذخیرے نہ رہتے ہون گے
توریت مین اخیر پر ایک نبی کے صحیفہ مین لکھا ہے کہ
ایک ایسی خبیث قوم پیدا ہوگی کہ سور کا شوربا
ان کی رکابیون مین اور شراب ان کے پیالہ مین
رہا کریگی اب دیکھنے کہ اس زمانہ مین یہ پیشین گوئی
کس قوم پر صادق آتی ہے اور خبیث قوم کونسی
ہنستی ہے اگر کوئی کہے کہ مسیح اور حواریون نے تو
سے یہ چیزین حلال ہوچکے ہین تو ہم کہتے ہین کہ مسیح
نے صاف صاف ایسے معاملات مین احکام نہین بتلائے
اور حواریون کو روح القدس کے کلام کے سمجھنے کا وعدہ
نہین تھا سواسطے مذہب عیسائی مین مسیح کے دشمن
سے غلطیان پڑنی شروع ہوئی ہین کیونکہ عیسائی
تواریخ کے کتابون مین لکھا ہے کہ حواری بہت سیدھے
اور بیوقوف تھے جب وہون نے مسیح سے سنا کہ
آسمانی بادشاہی نزدیک ہے تو سب نے سمجھا
شاید مسیح بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوگا اور ہم
اسکے وزیر و امیر مقرر ہوین گے مسیح کے صلیب پر

چرائے جاتے وقت بلکہ آسمان پر چلے جانے تک ان کو
یہی خیال تا پھر قیامت کی بابت مسیح نے کہا تہا کہ تم مین
سے بعضے زندہ ہوینگے جب وہ وقت آجاویگا
سپر سب حواری اپنی عمر بھر قیامت کے منتظر رہے
بلکہ لکھا ہے کہ جبتک ایک حواری زندہ رہا تب تک
ان لوگون کو یہی امید رہی کہ اسکے جیتے جی قیامت
ہوگی اسیطرح دوسری باتون کا حال ہے کہ مسیح
کچھ کہتا رہا وہ کچھ سمجھتے رہے بعد اسکے پولوس جو
ایک یہودی تہا اور مسیح کے عمر بھر اسکا دشمن رہا
تہا جب اوسنے دیکہا کہ مذہب عیسائی پھیلنے لگا
تب اوسنے فریب سے اپنے آپ کو عیسائی بنایا اور
کہا کہ راستہ چلتے مجھے مسیح نظر آیا اور مجھ کو ہدایت
کی ہے حواریون نے اسے اپنے فرقے مین داخل کرلیا
پھر تو وہ بڑا مجتہد مشہور ہوا اور جو جو دل چاہا
لوگون کو احکام بتلاتا رہا۔ مسیح نے خود کہا تہا کہ
مین بنی اسرائیل کے گم ہوی بہیڑون کے لئے آیا
ہون یعنے صرف بنی اسرائیل کا نبی ہون بلکہ انجیل
مین لکھا ہے کہ ایک سامری بوڑہی جسکی لڑکی بیمار
تہی اسکے پاس اگر منتی ہوی تو اوسنے کہا کہ رکون
کی روٹی مین کتون کو نہین دیتا یعنے یہ صحت اور
مذہب خاص بنی اسرائیل کے واسطے ہے سامری
وغیرہ اقوام کے واسطے نہین ہے پھر پولوس نے
سب حواریون کو اسبات کی ترغیب دی کہ سب
قومون کو عیسائی بناوین اسی طرح یعقوب حواری
لکھتا ہے کہ ایمان بغیر عمل کے ایسا ہے جیسا جسم بغیر

جان کے۔ برخلاف اسکے پولوس لکھتا ہے کہ ایمان
چاہئے عمل کی کچھ ضرورت نہین اگر عمل کرنا ہوتا تو
عہد عتیق کافی تہا عہد جدید نہ آتا عہد جدید اسواسطے
آیا ہے کہ شریعت کی ملامت چھڑا کر ہم کو ایمان سے
نجات دیوے غرض اسی طرح پولوس نے سب مسایل
اجتہادی توریت کے نکالے اور مشتہر کئے مسلمانون
کی تواریخ مین لکھا ہے کہ یہودیون کے بادشاہ نے
ایک وزیر کو عیسائی مذہب کے خراب کرنے کے
لئے بہیجا تھا اور وہ وزیر ظاہر مین عیسائی ہوکر سب
لوگون کو اغوا کرتا رہا اور مختلف مضامین کے صحیفے
سب کو دے گیا جن کے سبب سے اسکے مرنے کے پیچھے
اختلاف پڑ گئے عقلا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص یہی
پولوس تہا اکثر جگہ توریت اور اقوال مسیح اور
کلام حواریون کے برخلاف اسکے مسائل مین پہلا جو
مذہب ابتدا مین اسطرح خراب ہوا اور بانیان مذہب
ہی نے اپنے پیغمبر کی کلام کو نہ سمجہا اور مفسدون
نے ملکر سازش اور دنباوت اور جعل اوس مین پہلانا
شروع کیا تو اسکی صحت اور اصلیت اب اسقدر
عرصہ کے پیچھے کہان مل سکتی ہے چونکہ تحریف اس
مذہب مین قدیم سے جاری رہی ہے اسواسطے اب
بہی پادری لوگ میل مین روز بروز تحریف کئے
جاتے ہین ہمیشہ صحت نام رکہہ کر الفاظ بدلتے رہتے
ہین اور جہان جہان سے مسلمان لوگ اشارات
یا بشارات نکالتے ہین ان کو تو ضرور ہی بدلتے
ہین چند چہاپہ کے کتابین دیکہنے سے دانا معلوم کرسکتا

ہے تعجب یہ ہے کہ مسلمانون سے پوچھتے ہین کہ تحریف کب ہوی اور کس نے کی اور کسواسطے کی ہم اسکے جواب مین کہتے ہین کہ ہمیشہ سے ہوتی رہی اور اب بہی روز بروز ہوتی ہے اور تمہارے بزرگون نے اور تمنے کی ہے اور صرف عداوت اور عناد اور تعصب سے ہوتی ہے چنانچہ اب گلستان اور بوستان اور کریما وغیرہ کتب مصنفہ اہل اسلام مین بہی تحریف کرکے محمد صاحب کی نعت نکالدیتے ہو جو امرانِ کتابون کے تحریف کا باعث ہے وہی اپنی گہر کی کتابون کی تحریف کا باعث ہے جب تعصب اور عناد اسدرجہ تک پہونچا کہ غیر مذہب کی کتابین جنکی لاکہون جلدین ملکون مین مشہور ہین محرف ہوگئین تو اسی تعصب اور عناد سے گھر کی کتابین بگارتے کون مانع ہے خدا بیتعالی نے عیسائی لوگون کو جہوٹا کرنے کے واسطے اور انکا تعصب اور عناد ظاہر کرنے کے لئے غیر مذہب سے کتابون مین ان کے ہاتہ سے تحریف کرانی شروع کرادی۔ جس سے علانیہ سب پر واضح ہوگیا کہ اسی عناد اور تعصب سے ہمیشہ اسی طرح تحریف ہوتی رہی ہے ابہی آٹہ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ ایک ایک جلد بیبل کی سب پادریون کے پاس آئی تہی جسمین ایک ایک ورق لکہا ہوا اور ایک ایک سپید شامل تہا اور سب کو یہ لکہا گیا تہا کہ جو جو الفاظ اور عبارت لایق تصحیح اور تبدیل کے ہون اپنی اپنی راے مین سب لکہہ بہیجین تاکہ بعد اسکے سب کی راے مطابق کرکے پہر ایک نسخہ صحیح چہاپا جاوے اوس مین سب پادریون نے اپنی اپنی راے لکہہ کر بہیجی تہی اسکے مطابق تصحیح اور ترمیم بیبل کی ہوی ہوگی اور ہمیشہ اسیطرح ہوتا ہے۔ فقط۔

آلہ آباد یونیورسٹی اور تعصب

جناب اونیر صاحب۔

الہ آباد یونیورسٹی نے انٹرنس کے کورس مین جو تاریخ ہند مقرر کی ہے وہ ایک پادری صاحب کی تصنیف ہے جو اس مین مسلمانون پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے چند فقرات ذیل مین درج ہین آپ بہی ملاحظہ فرمائے مین نے ان خیالات کی تردید کی ہے اور یونیورسٹی سے درخواست کی ہے کہ ایسی کتاب کو کورس سے خارج کیا جاوے۔

(ترجمہ عبارت صفحہ ۴۸۔ ابتدا از سطر ۱۴)

"اگر اکبر مسلمان تہا تو یہ خیال کہ اسلام اور مسلمان و غیر مسلمان کے ساتہہ یکسان انصاف کرنا دونون یکجا متفق نہین ہوسکتے ترک کردینا چاہیے لیکن اسکا جواب مختصر یہ ہے کہ اکبر مسلمان نہ تہا۔"

(ترجمہ عبارت صفحہ ۵۰۔ ابتدا از سطر ۱۴)

"یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ ایسے آدمی مین جو کہ مسلمان اور مطلق العنان ہے۔ عقل۔ لیاقت اور رحمدلی بہت کم دیکہی گئی ہے اور یہ بہی نہین دیکہا گیا کہ اس نے اسپر عمل کیا ہو لیکن جو تجربہ ہمین تاریخ بتاتی ہے وہ یہ ہے کہ جب تک آدمی اسلام کو ترک نہ کرے محمد صاحب کی خاص رسالت کا انکار نہ کرے اسکی شریعت کے احکام کی کل ضروری حالتون مین سختی کے ساتہہ

نہایت بگڑے ان حضرتون تک نہین پہونچ سکتا اکبر
کی بردباری یہ ثابت کرتی ہے کہ مذہب اسلام بردبا
ہنین ہے اکبر کا بے طرفداری اور ثابت قدمی کیساتہ
عدل کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام صرف اسلام کے جاتے
رہنے پر اپنی حالت درست کر سکتا ہے اسوقت جبکہ
کوئی مسلمان اس راستہ پر چلتا ہے جو کہ اکبر نے اپنے
لئے اختیار کیا تہا تو وہ اس مذہب سے حسین کہ ہے
بالکل باہر ہو جاتا ہے اور پیشتر اسکے کہ وہ اس نتیجے
تک کہ انصاف ایک ایسی چیز ہے کہ جسمین تمام آدمی
برابری اور لازوال کا حق رکھتے ہین پہنچے وہ بالکل
مسلمان نہین رہتا۔

اہل بصیرت پر مخفی نہین کہ یہ عبارت صاف صاف بتلاتی
ہے کہ مصنف نے انصاف کی آنکہون پر پٹی باندہکر
دین اسلام پر سخت حملے کئے ہین قلم اور دہنا کر دیا ہے
لکھدیا اور منہ و ذاتی کا اظہار کر دیا اور بات ہی
اور کلام محققانہ اور منصفانہ لکھنا اور بات ہے
ایسے بے تحقیق لوگون کا مقصد اعلیٰ یہی ہوتا ہے کہ
کسیطرح اپنا اور اپنے ہمخیالون کا دل خوش کرین
اور عمومی نگاہ مین وقعت اور تحقیق کے پتلے
میدان مین گرا دین تحقیق اور صاحبان انصاف کی نظرون
مین اسکی ذرہ برابر بھی قیمت نہین رکہتا
اور ان کی یہ دلیلین بجز فتنہ و فساد برپا کرنے
اور مال اخبار کو باعث ہوتی ہے بس مگر کی بنیاد فقط
کسی متعصب متنفس متغلب ہوا پرستی پر ہوتی ہے
اور تنگ دلی سے اپنے باطن کے خبث

کہ اوسکا مذہب اسکے فعل بد کے باعث برا ہے کیونکہ اگر اسے
پوچھا جاوے کہ تیرے مذہب مین شرب خمر جایز ہے تو وہ
صاف انکار کریگا اور اس امر شنیع کو اپنی نفس امارہ
کی طرف نسبت دیگا۔ تاہم اگر ان کے افعال اقوال مذہب
اور احکام ملت کے مطابق ہون اور ان سے صدور کا
فسق و مذہب ہی قرار پاوے تو بوجہ مطابقت اصول
و افعال کہہ سکتے ہین کہ یہ مذہب باعث شایستگی
افعال اہل مذہب حق اور راست ہے اور ظاہر و
باطن کی خوبی سے آراستہ ہے یا بہ سبب شناعت افعال
اہل ملت ناشایستہ و باطل مثلاً اگر کوئی شخص اپنے مذہب
مین واجب اور مباح جانکر شراب پیتا ہے تو کہہ سکتے
ہین کہ اوسکا مذہب اسکے فعل بد کے باعث برا ہے
مگر یہ حکم ہی درحقیقت بسبب توافق اصل و فعل اصل
ہی کے طرف راجع ہے اگرچہ ظاہرا فعل فاعل پر متفرع
ہے۔ اہل اسلام کے کل احکام و اصول کلام ربانی اور
حدیث محبوب سبحانی صلعم سے ثابت ہوتی ہین کوئی
آیت قرآن اور حدیث رسول ایسی نہ ملیگی کہ جسمین
ایک ذرہ ظلم بے رحمی سخت گیری غیظ و غضب یا کسی
اور خصلت ذمیمہ کیطرف اشارہ بھی ہو۔ بخلاف اسکے
صدہا آیت و حدیث ظلم و ستم غیظ و غضب بیرحمی
وغیرہ سے اجتناب اور رحم و عدل و حلم وغیرہ صفات
حسنہ کی ترغیب و تاکید مین وارد ہوئین مثل اعدلوا
ہو اقرب للتقوی۔ والکاظمین الغیظ والعافین عن
الناس۔ ان ابراہیم لاواہ حلیم۔ وما ارسلناک الا
رحمۃ للعالمین۔ ان اللہ لیس بظلام للعبید۔ ان اللہ

لا یظلم مثقال ذرۃ وانہ اسد من الذین ہم بعاقبۃ فی
الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروہم وتقسطوا
الیہم ان اللہ یحب المقسطین والظالمین اعد لہم عذابا
الیما یعنے عدل کرو عدل پہ نیکوکاری سے بہت
قریب ہے۔ بچانے والے غصے کے اور لوگون کی
خطا سے درگذرنے والے بیشک ابراہیم نرم خو اور
حلیم ہے تجھ کو نہین بھیجا مگر عالمین کے لئے جو اللہ
بندون پر ظلم نہین کرتا اللہ ایک ذرہ کے برابر بھی
ظلم نہین کرتا اللہ تم کو اس بات سے منع نہین کرتا
کہ جن لوگون نے تمسے دین مین مقاتلہ نہین کیا اور تم کو
تمہارے گھرون سے نہین نکالا ان کے ساتھ نیکی کرو
اور عدل کرو ظالمون کے لئے دردناک عذاب تیار
کیا ہے۔

اور احادیث نبوی تو ظلم غیظ و غضب بے رحمی وغیرہ
صفات ذمیمہ کی مذمت اور عدل و انصاف وغیرہ تمام
حسنہ کی مدح مین بے حد و احصا ہین بلحاظ طوالت کلام
فقط حضرت کے عدل و انصاف اور حلم و تحمل کی دو
ایک ادنی باتین تحریر کرنے مناسب معلوم ہوتی ہین
منقول ہے کہ حضرت نے مرض موت مین منادی کرائی
کہ جس شخص کا مظلمہ میرے ذمہ ہو وہ مجھ سے اسی
دار فانی مین انتقام لے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض
کی یا حضرت آپ ایک مرتبہ اونٹ کے تازیانہ مارنے
کے اتفاق سے وہ میرے کو آلگا۔ اور وہ تازیانہ
تازیانہ ہے کہ جسکی ضرب سخت ہے حضرت نے وہ تازیانہ
منگا کر اسکے حوالہ کیا اوسنے کہا کہ میرے ننگے بدن پر

گیا تہا حضرت نے اپنے لباس مبارک کو اتار دیا اوس شخص
نے تازیانہ لیکر مہر نبوت کو بوسہ دیا اور کہا معاذ اللہ
میری غرض انتقام نہ تہی بلکہ جسم مبارک کو بوسہ دینا
باعث نجات سمجہتا ہون ای اہل انصاف للصاف یہ
ہے حلم اور بردباری کا حضرت کے یہ حال تہا کہ ایک
یہودی کچہ دینار حضرت سے طلب کرتا تہا حضرت نے
فرمایا ای شخص اس وقت میرے پاس نہین وہ بولا
کہ مین بغیر لئے آپ کو نہ چہوڑون گا حضرت نے فرمایا
کہ مین تیرے پاس بیٹہا جاتا ہون جب ملجائین گے
دیدون گا۔ حضرت اوسی جگہ بیٹہ گئے یہان تک کے
نماز ظہر کا وقت ہوگیا اور یہودی نے نماز ظہر پڑہنے
کو نہچہوڑا دہین حضرت نے نماز ظہر ادا کی اور بیٹہ گئے
یہانتک کہ نماز عصر کا وقت ہوگیا نماز عصر بہی وہین
پڑہکر بیٹہ گئے یہانتک کہ نماز مغرب بہی اوسی جگہ
ادا فرمائی اور تمام رات وہین رہے نماز صبح بہی
وہین پڑہی اور یہودی حضرت کو نہچہوڑتا تہا۔
یہ حال دیکہکر صحابہ اوسکو ڈرانے اور دہمکانے لگے
حضرت نے فرمایا کہ تم اس سے کیا چاہتے ہو اوہنون نے
عرض کیا ای رسول اللہ صلعم یہودی نے آپ کو اتنے
دیر سے پکڑ رکہا ہے اور نہین چہوڑتا حضرت نے
فرمایا خداوند تعالی نے مجہ کو اسلئے مبعوث نہین کیا
کہ مین ظلم کرون نہ اوس شخص پر جو امان مین ہو۔
اور نہ اوس شخص پر جو کہ امان مین نہ ہو جب دن
چڑہیا یہودی یہ دیکہہ کر مسلمان ہوگیا اور کہا
مین نے نصف مال آپ کو دیا کہ راہ خدا مین صرف کرین

والدین نے یہ امر اسلئے کیا تہا کہ آپکی پیغمبری پر ظاہر ہو
کیونکہ آپکی تعریف مین نے توریت مین پڑہی ہے کہ
محمد ابن عبد اللہ کا مولد مکہ ہے اور محل ہجرت مدینہ
درشت اور سخت گیر نہین لوگون پر آواز بلند نہین
کرتا فحش اور گالیان زبان پر جاری نہین کرتا اب
شہادت دیتا ہون کہ خدا ایک ہے اور آپ اسکے
رسول برحق ہین اور میرا مال آپکا ہے جو چاہین کرین
اور وہ یہودی بہت مالدار تہا یہ حلم اور بردباری
کسی باقدرت اور قوت کی سنی ہے حضرت جیسے کہ
بادشاہ دین تہے اسی طرح بادشاہ دنیا بہی تہے اور
جو چاہتے وہ کر سکتے تہے مگر باوجود اسکے شاہراہ
عدل و انصاف ایک ذرہ انحراف نہ فرماتے تہے
اس طرح حضرت ایک مرتبہ کہین بیٹہے تہے ایک
اعرابی نے پیچہے سے آکر حضرت کی چادر اس زور سے
کہینچی کہ اوس کی رگڑ کا اثر حضرت کی گردن پر ہوگیا
اور کہا کہ ای محمد مجہ کو کچہ عطا کر حضرت اوس کی طرف
دیکہہ کر تبسم فرمانے لگے اور عطائے جزیل اوس شخص
کو عنایت فرمائے اوسوقت جبریل امین یہ وحی لیکر
نازل ہوئے انک لعلی خلق عظیم یعنے تو خلق کی بلند
مرتبہ پر ہے حضرت دشمنون پر بہی ایسا رحم فرماتے
تہے کہ جو کسی بشر کا کام نہین ہے چنانچہ جب مکہ فتح ہوا
اور قریش اسیر ہوکر مسجد الحرام مین آئے تو ہر ایک
عقوبت اور سزا کا منتظر تہا کیونکہ حضرت کو سالہا کے
سال تک تکلیفین دیکر مکہ سے نکالا تہا اور مدینہ مین
بہی چین نہ دیا تہا حضرت سے اوہنون نے عرض کیا

کرایسا ہاتھ سے نہ دیا سلوک کرین گے واہ رے حلم اور
رحم خدائی فرمایا کہ جو یوسف نے اپنے بھائیون سے کہا
تھا تمپر کچھ ملامت نہین اور آگے مسلمان ہو جاؤ گے خدا تم کو
بخشدیگا۔ کیون ای صاحبان انصاف کیا انہین امور
کا نام ظلم و ستم اور بے رحمی اور تند خوئی ہے کیا یہ باتین
اسلام چھوڑ کر حاصل ہو سکتی ہین اسلام سے زیادہ عدل
و انصاف اور کسی مذہب مین مل سکتا ہے اسلام کے
سوا اور کوئی مذہب صراط مستقیم کی ہدایت کر سکتا ہے؟
خوبی اور محاسن مین اسلام پر کوئی مذہب فوقیت لیجا
سکتا ہے نہین نہین ہرگز نہین۔ اسلام وہ مذہب ہے
جسکے آفتاب نے مشرق وحی سے طلوع کر کے عالم جہالت
کو نور علم سے چمکا دیا۔ اسلام وہ سرچشمہ فیض ہے کہ جسکے
زلال سے تشنگان ضلالت سیراب ہوے اسلام وہ
نسیم بہاری ہے کہ جسنے اخلاق حمیدہ کے غنچے ایک عالم
کے مشام مین کھلا دئے۔ اسلام وہ ابر رحمت ہے کہ
جس سے صفات کی زراعت لہلہانے لگی۔ اسلام وہ
درخت ہے جسکی اصل عدل و انصاف ہے اسلام کوہ حلم و
وقار ہے احسان رحمت پروردگار ہے اسلام کی خوبیان
بیان سے باہر اور احاطہ تحریر سے افزون ہین اب اگر
کوئی اسلام کی یہ خوبیان سن کر کہے کہ مصنف صاحب
کی تشنیع کے کیا معنے تو مختصر جواب یہ ہے کہ مصنف صاحب
منصف نہ تھے۔

اور سچ پوچھو تو مصنف صاحب دین کو بیدینی۔ بیدینی
کو دین سمجھتے ہین اس امر کی صداقت کے لیے مصنف صاحب
کا یہی لکھنا کافی ہے کہ اکبر مسلمان نہ تھا ہم پوچھتے ہین
کہ بندو تبا بین عیسائی تبا بین معلوم ہوا کہ بے دین
تھا اور اوسکو اچھی عقل لیاقت بہدردی وغیرہ اوصاف
حمیدہ بیدینی نے سکھلائین اسپر مصنف صاحب کی
رضا صاف ظاہر کرتی ہے کہ ان کو بے دینی پسند ہی
اور بے دینی سے یہ باتین حاصل ہو سکتی ہین مگر اسلام
اس امر کو ہرگز پسند نہین کرتا کہ اگر مصنف صاحب
کی حقیقت سے آگاہ ہوتے تو جان لیتے کہ اخلاق
حمیدہ اور اوصاف حسنہ کا ہی نام اسلام ہے اور
جب تک کوئی شخص اسلام کے اصول کی پوری پابندی
اور شریعت محمدی کی کامل پیروی اور حضرت کے
احکام کی بڑی اسکے تمام کے ساتھ تعلیم نہ کرے یہ اوصاف
حاصل ہونے ناممکن اور محال ہین۔

اب ہم الہ آباد یونیورسٹی کے سربرآوردہ خیلوان
سے درخواست کرتے ہین کہ اس کتاب کو کورس تعلیمی
سے خارج کر کے اسکی جگہ اور کتاب مقرر کرین اسکے
لئے پنجاب یونیورسٹی کی نظیر بھی موجود ہے ۱۸۸۸ء
کے امتحان انٹرمیڈیٹ کورس مین بتسین مقرر ہوے
تھی جو سکات صاحب کی ایک ناول ہے اسمین دو
چار جگہہ چند باتین خلاف عقاید مذہب اسلام درج
ہین مسلمان طلبا نے فریاد کی بلکہ ہندوؤن نے
بھی تائید کی یونیورسٹی نے وہ کتاب فوراً خارج
کر دی امید ہے کہ ہماری منصفانہ درخواست
پر خیر خواہان ملک غور فرماوین گے اور اس تاریخ
کو کورس سے خارج کرانے مین سعی بلیغ فرماوین گے۔

راقم۔ اے۔ ایچ۔

بقیہ دعایای افلاطون مع نقل کہ جو دعایا ہے
ارسطو پر متضمن ہین

یاد کرو کہ قبل پیدایش تمہاری کیا حقیقت تہی اور بعد موت
کے کیا صورت ہوگی کسیکو مت ستاؤ جہان کے کام ہمیشہ
بدلتے رہتے ہین وہ شخص بدبخت ہے جس کو نہ عاقبت
کی فکر ہے نہ گناہ کا ڈر مستحقون کی حق رسانی مین سوال
کے منتظر نہ رہو بغیر مانگے پہونچاؤ۔ حکیم اوسکو بجا لوگہ
دنیا کی لذتون سے خوش اور مصیبتون سے آزردہ ہو
ہمیشہ موت کی یاد رکھو۔ مردون کے احوال سے عبرت پکڑو
بیہودہ بکنا اور بے پوچھے جواب دینا حماقت کی علامت
ہے اور رذالت کی دلیل ہے جو کوی کسیکے لئے بدی
چاہے وہ خود بہ ہے۔ اکثر وقت فکر و اندیشہ کیا کرو
نصیحت کرو خود بھی اور پرسش کرو سب سے دوست رہو
خشم کی عادت نہ کرو تحمل کی عادت ڈالو۔ باقی آیندہ

اشتہار کتب جدید

عقد کلمۂ چہار یار۔ یہ عجیب و غریب خزینہ اندر زو
گنجینہ فواید چار حصون پر منقسم ہے جس مین علیحدہ
علیحدہ ہر چہار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے سو سو قول معہ شرح درج ہین یہ کتاب عنقریب
زیور طبع سے آراستہ ہونیوالی ہے۔

فیوضات قادریہ۔ اس کتاب مین سلسلہ عالیہ
قادریہ کے اشغال وظایف و اذکار و اعمال وغیرہ
درج ہین جو حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم پیران
محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے
ثابت و معتبر و کہے گئے ہین (زیر طبع)

انیس الارواح اردو۔ مصنفہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

مفتاح العاشقین ملفوظات حضرت نصیر الدین چراغ
دہلوی اردو۔

مجمع الصنایع جدید اس کتاب مین ہر قسم کی صنایع کمیسٹری
ملمع آتشبازی رنگسازی جلد بندی وارنش وغیرہ کے
متعلق نسخے انگریزی سے ترجمہ ہوکر لکہے گئے ہین ۱۲

دیوان شیفتہ اردو نواب مصطفی خان صاحب
مصنف تذکرہ گلشن بیخار کا اردو کلام جنکی اکثر لوگون
کو تلاش تہی طبع کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر۔

تدبیر احسن عورتون بچون کے علاج مین نہایت مفید کتاب
ہے قیمت ۱۲ر۔

گلدستۂ معرفت غزلہاے معرفت و نعت وغیرہ قیمت

افضل الفواید ملفوظات حضرت محبوب الٰہی۔

حکایات الصالحین ۳ر اطلاع جو صاحب بطور
ایجنسی اس مطبع کے کتب و اخبار وغیرہ فروخت کرینگے اور واسطے
مطبع کے چھپائی کتب و کاغذات سرکاری علمات وغیرہ اپنی
معرفت [illegible] مین یا نئی قدیم و جدید تصانیف کو طبع
کرینگا مشورہ دین اور خریدار بہم پہونچانے کی سعی فرمائین
انکو علاوہ شکریہ کے حسب قرارداد باہمی کمیشن بہی دیجاویگی اور
کام بکفایت ہوگا بلکہ حسب موقع و پسند کتاب مطبع اپنے صرف
یا شرکت سے تیار کر سکیگا۔ العبد

سید محمد میر حسن مہتمم مطبع رضوی و اخبار خیر خواہ عالم دہلی

حجاج حجاج حجاج

(صاحبان طامس کوک اندسن ایجنٹ صاحبان)
از طرف گورنمنٹ آف انڈیہ عام طور سے خبر دیتے ہین کہ انسان

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔